Tarjihaat
Volume: 1I
Issue: VII
July 2022
۲۰۲۲ جولائی
آن لائن ادبی رسالہ
ترجیحات
ISSN: 2583-0082

مسرور تمنا

افسانہ

گلاب کا کانٹا

ریشماں سوچ رہی تھی اسکی آپا ترانہ سہانہ کبھی کھلتا گلاب ہوا کرتیں تھیں ابا کے بے وقت موت نے اور آمدنی ختم نے کمر توڑ دی نہ کوی کپڑے سلوانے آتا

نہ اب زری گوٹے کا کام ہوتا سب

ریڈی میڈ ڈریس خریدنے لگے

اماں گھروں میں کام کرتی مگر کب تک بھوک اور غریبی نے اس

گھر کا راستہ دیکھ لیا

ریشماں گھر گھر جاکر ٹیوشن پڑھاتی اسکی بہنیں جوانی کی حدوں کو پار کررہی تھیں

اور بڑھاپا دستک دینے کو بے تاب

وہ کرانے کی دوکان پہ آی

رحمت نے ریشماں کو میٹھی نظروں

سے دیکھا وہ انکا پڑوسی تھا کرانے کی دوکان تھی

رحمت میری آپا سے نکاح کرلو وہ بہت دکھ سے بول رہی تھی

مجھے تو پسند ہے رے وہ مسکرایا اور دودھ کا پیکٹ شکر اور اچھی سی چاے کا پیکٹ اسکی طرف بڑھایا اسکے پیشے لکھ لو وہ بے اعتنای سے بولی

ریشماں تو کیوں نہیں کرتی شادی اماں دور سے اتی دکھائی دی تو ریشماں نے سامان تھما دیا میں زرا سوہا سے ملکراتی ہوں

رحمت دوکان چھوڑ کر اسکے پیچھے نکل ایا ریشماں چل ہم

اے رحمت اپنی بہنوں کو چھوڑ کر میں تیرے ساتھ منھ کالا کروں ارے نہیں ہم تو شادی رحمت بوکھلایا

مگر دنیا تو یہی کہے گی نا میری آپا بہت اچھی ہے کرلے اس سے شادی بہت قسمت والا ھوگا جو اس سے شادی کرے گا

تیری ابا کی عمر چالیس ہے

تیری بھی تو ہے پچاس اپنا حلیہ دیکھا ہے سر کے بال غائب رنگ کم بڑھاپے کی دہلیز پر پہونچ گیا مگر تجھے تو میرے ساتھ وقت گذارنا ہے وہ منھ چڑھاتی گوشت والے کی دوکان کی طرف چل دی

چاچا سارے فالتو گوشت مجھے دے دو بلی کو کھلانی ہے

ہاں بیٹا یہ لو ایک پیکٹ اسے تھما دیا گیا

وہ مسکراتی ہوی گھر کی طرف جا رہی تھی اپا سے کہونگی اسکا سالن بنا لے کم سے کم شوربہ تو ملے

اس نے گوشت بڑی آپا ترانہ کو

تھمایا

ترانہ نے جب گوشت برتن میں نکالا تو بہت عمدہ گوشت دیکھ کر دنگ رہ گی ایک کاغذ کا ٹکڑے میں لپٹا پانچسو کے دو نوٹ تھے اور

کاغذ پر لکھا تھا

مجھ سے شادی کر لے بیوی مرنے کے بعد گھر بگڑ گیا ہے سنبھال لے ترانہ نے جلدی سے کاغذ چولھے میں ڈالا اور روپے چھپا

لیے وہ جانتی تھی ماں کو جوان

لڑکے کی تلاش ہے مگر وہ خود چالیش سے اوپر تھی چلو کم سے کم گوشت والے سے نکاح کر کے راستہ تو کھلے گا کانٹے بھری زندگی

گلاب جیسی تو بنے

اس نے ریشماں کو بتایا تو وہ اچھل پڑی آپا اسے کھانا ناشتہ

بنانے والی مل جایگی

مگر اماں کو کون سمجھاے

انہوں نے سنا تو ہنگامہ کھڑا کر دیا ریشماں بولی اماں تمہاری ساری کنواری لڑکیاں بڑھاپے کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہیں کونسے

خوش فہمی میں زندہ ہو

ابا کے مرنے کے بعد سارے رشتہ داروں نے منھ پھیر لیا

کس کے پاس رشتہ نہ بھیجا تمنے سب نے ٹھوکر ماری

اماں رونے لگی ٹھیک ہے جیسا مناسب سمجھو کب کرنا ہے انتظام تو کرنا ھو گا

کچھ نہیں بس نکاح ہو گا شربت

چھوارے یہ جو روف بھای خود

لا ینگے ریشماں رحمت کے پاس گی تیری ماں اتنی بیمار ہے انکی دیکھ بھال بھی کرنے والا کوی نہیں تو بس جوان لڑکی پہ بیٹھا لاین مارتا

پھرتا ہے روف سے آپا کا نکاح ہو رہا تم سہانہ سے نکاح کر لو تمہاری زندگی سنور جاے گی رحمت نے کہا سچ کہتی ہے تو میرے بھی

رشتے نہیں آتے

جس دن کہو نکاح کر لونگا

کل ہی عصر کے بعد

اچھا میں ماں کو لے کر اجاونگا

اور ہاں دوپہر رات کا کھانا میں بنوادونگا میرے پاس ماں کے کنگن اور نتھ ہیں

ارے رحمت بھای ھم سب سنبھال لینگے
نہیں ریشماں تو یہ روپیے رکھ
سونے کا جھمکہ لے آسہانہ کے لیےاور روف تو شان دکھانے کو
اپنی پہلی بیوی کے گہنے لے آیگا
وہ بھاگی بھاگی مارکیٹ گی سونے کا بندالیا ریڈی میٹ دو جوڑی ڈریس لیے
اور گھر آکر سب کو خوشخبری دی ترانہ اور سہانہ اسکے گلے لگ گیں ریشماں تم بہت اچھی ہو ھمیشہ ایسی بنی رہنا
ریشماں مسکرادی مگر ریشماں
اب ھمارے بعد اپنے لیے سوچو
نہیں آپا میں اپنی ماں کا سہارا
ہوں ابھی کچھ وقت ہے کانٹوں
میں ارے میری بنو تم نے ھمارے کانٹوں بھری ذندگی کو گلاب بنادیا مہکادیا تم بھی مہکتی رھنا چہکتی رہنا
ریشماں نے مسکر کرماں کی طرف دیکھا جو برسوں بعد مسکرای تھی

***